ترتیب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے فضل عمر فاؤنڈیشن کو سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی حقائق و معارف سے پُر سلسلہ تصانیف بنام ''انوار العلوم'' کی اُنیسویں جلد احباب جماعت کے استفادہ کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ **فَالۡحَمۡدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ**

''انوار العلوم'' کی اُنیسویں جلد حضرت مصلح موعود کی ۲۷رمئی ۱۹۴۷ء تا ۴رجولائی ۱۹۴۸ء کی کُل ۱۸ تحریرات و تقاریر پر مشتمل ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الٰہی منشاء کے مطابق ۱۸۸۶ء میں قادیان سے ہوشیار پور چلّہ کشی کے لئے تشریف لے گئے۔ اِس چلّہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم پسر موعود کی خوشخبری سے نوازا۔ جس کی علامات میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ ''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا...... علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا...... اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا...... اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی''۔

اس مہتم بِالشان پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۲رجنوری ۱۸۸۹ء کو ایک فرزندِ دلبند، گرامی ارجمند عطا فرمایا جس کے وجود باجود میں پیشگوئی کی علامات نے بڑی شان کے ساتھ ظہور فرمایا اور پھر خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹۴۴ء میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے بڑی تحدّی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ **اِس پیشگوئی کا میں ہی مصداق ہوں۔**

حضرت مصلح موعود کو حضرت احدیت کی طرف سے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا۔

آپ تمام عمر اپنی ذہانت و فطانت سے بنی نوع انسان کی خدمت اور راہنمائی کرتے رہے۔ آپ نے صرف جماعت احمدیہ کی ہی راہنمائی اور قیادت نہیں کی بلکہ اپنی خداداد صلاحیتوں اور پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق قوموں کی راہنمائی بھی کرتے رہے اور یوں دوسری قوموں نے بھی آپ کے وجود باجود سے برکت پائی اور اقوامِ عالَم کی رُستگاری کے لئے بھی آپ کوشاں رہے۔ آپ کی ذہانت و فطانت اور تبحر علمی کا ایک بیّن ثبوت انوار العلوم کی جلدات کی صورت میں بھی ہمارے پاس موجود ہے۔

انوار العلوم کی ۱۹ ویں جلد سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح الموعود کی بلند پایہ علمی استعدادوں، روحانی مرتبہ، ذہانت و فطانت، انقلاب انگیز فکری صلاحیتوں، اولوالعزم قیادت، اقوامِ عالَم کی راہنمائی اور برصغیر کی تقسیم کے تاریخی موقع پر یہاں کی اقوام کی قیادت آپ کے علومِ ظاہری و باطنی کے پُر ہونے کی ایک منہ بولتی تصویر اور روشن مثال ہے۔

انوار العلوم کی ۱۹ ویں جلد میں ۱۸۔ انقلاب آفرین تحریرات اور تقاریر شامل اشاعت ہیں۔ یہ تحریرات و تقاریر تاریخ احمدیت اور تاریخ ہندوستان کے حوالہ سے انتہائی نازک اور تاریخی دَور سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ یہ وہ دَور ہے جب متحدہ ہندوستان پاک و ہند میں تقسیم ہوا۔ جماعت احمدیہ نے تحریک پاکستان میں بھرپور عملی حصہ لیا اور پھر خدائی تقدیر کے مطابق اپنے دائمی مرکز قادیان دارالامان سے ہجرت کر کے خلافت احمدیہ پاکستان میں آ گئی۔ اِس اہم اور تاریخی دَور کی تحریرات جہاں جذبات سے پُر ہیں وہاں نوزائیدہ مملکت پاکستان کے مسائل اور اُن کے حل کے بارہ میں راہنمائی کرنے والی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اہم جماعتی تقریبات کے موقع پر حضور کے ارشادات آپ کی ولولہ انگیز قیادت کے آئینہ دار ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے اس دَور کی تقاریر اور مضامین میں نئی قائم ہونے والی مملکت پاکستان کے استحکام اور اُس کی ترقی اور پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے کئی راہنما اصول بیان فرمائے۔ حضور نے پنجاب میں موجود ایک بہت بڑی قوم سکھوں سے اپیل کی کہ وہ پنجاب کے حالات کا مشاہدہ کرتے ہوئے پاکستان کے ساتھ اِلحاق کریں جو کہ ان کے مفاد میں ہوگا۔

حضرت مصلح موعود نے اس عرصہ کے دوران یعنی ۴۸۔۱۹۴۷ء میں روزنامہ الفضل میں

گاہے بگاہے بعض اہم مسائل پر اداریئے بھی لکھے۔ یہ اداریئے تقسیم ہند کے حوالے سے اور نئی مملکت پاکستان کے لئے راہنمائی پر مبنی تھے۔ ان اداریوں کی تعداد ۲۶ ہے۔ یہ تمام اداریئے انوارالعلوم کی جلد ھٰذا میں شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔

۱۹۴۷ء کا جلسہ سالانہ دسمبر میں لاہور میں منعقد ہوا اور اس جلسہ میں معروضی حالات کے پیش نظر صرف مرد شامل ہوئے۔ مرکز احمدیت قادیان سے باہر ہونے والا یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ حضور نے اس کے افتتاحی خطاب میں قادیان سے اپنی والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار فرمایا اور اس میں حضور نے قادیان واپس ملنے کی توقع کا اظہار بھی فرمایا۔ حضور نے جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب بھی فرمایا۔ یہ دونوں خطابات اِس جلد کی زینت ہیں۔ نیز مارچ ۱۹۴۸ء میں ہونے والی شوریٰ کے ساتھ خواتین کو بھی جلسہ سالانہ کی غرض سے شرکت کا موقع ملا۔ یوں جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء دو حصوں میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر بھی حضور نے خطابات فرمائے جو اس جلد میں شامل ہیں۔

پاکستان بننے کے بعد حضور نے پاکستان کے مختلف بڑے شہروں کے دَورے کئے اور ان دَوروں کے مواقع پر آپ نے ولولہ انگیز خطابات فرمائے جو نئی مملکت کے قیام کے حوالہ سے اہل پاکستان کی ذمہ داریوں پر مبنی تھے وہ تمام خطابات بھی اس جِلد کا حصہ ہیں۔ عالمی استعماری طاقتوں نے اپنے سیاسی مصالح کی تکمیل کے لئے فلسطین کو تقسیم کر کے صیہونی ریاست کی بنیاد ۱۶رمئی ۱۹۴۸ء کو رکھی۔ حضور نے اپنی دُور بین نگاہ سے مستقبل میں پیش آمدہ حالات وواقعات اور ان کے اندوہناک نتائج کو بھانپ لیا۔ چنانچہ آپ نے ایک فکر انگیز اور پُر معارف مضمون اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ کے نام سے تحریر کیا جو ۳۱رمئی ۱۹۴۸ء کے الفضل میں شائع ہوا اور اسے ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر کے عرب ممالک میں تقسیم بھی کیا گیا جس پر عرب اخبارات نے تعریفی تبصرے بھی کئے اور عالمِ اسلام کے حق میں آواز اُٹھانے پر حضور کا شکریہ بھی ادا کیا۔ یہ مضمون بھی جِلد ھٰذا کی زینت ہے۔

جِلد ھٰذا میں شامل تحریرات کے مطالعہ سے جہاں ایمان ترقی کرتا اور علم ومعرفت کے اضافے کا موجب بنتا ہے وہاں اس جِلد کی تحریرات کے ذریعہ اس دَور کی اہم جماعتی وسیاسی

تاریخ سے بھی آ گاہی ملتی ہے۔ یہ ولولہ انگیز تقاریر اور پُرشوکت تحریرات یقیناً احبابِ جماعت کے ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوں گی۔اِنْشَاءَ اللّٰہُ۔

اس جلد کی تیاری کے مختلف مراحل میں حسبِ سابق بہت سے بزرگان اور مربیان سلسلہ نے اس اہم اور تاریخی کام کی تدوین و اشاعت میں خاکسار کی عملی معاونت فرمائی ہے۔مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم چوہدری رشید الدین صاحب نے مسودات کی ترتیب، اصلاح اور ابتدائی پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں بہت اخلاص سے خدمات سرانجام دی ہیں۔

مکرم عبدالرشید صاحب طاہر، مکرم حبیب اللہ صاحب باجوہ اور مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربیان سلسلہ نے پروف ریڈنگ، حوالہ جات کی تلاش، مسودات کی نظر ثانی، اعراب کی درستگی اور Re-Checking کے سلسلہ میں بہت محنت سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔تعارف کتب مکرم مبشر احمد صاحب خالد مربی سلسلہ کا تحریر کردہ ہے۔فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

خاکسار ان سب احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن سب احباب کے علم و معرفت میں برکت عطا فرمائے۔ اپنی بے انتہا رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور ہمیں اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ احباب کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِیْنَ

والسلام

خاکسار

ناصر احمد شمس

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تعارف کتب

یہ انوار العلوم کی اُنیسویں جلد ہے جو سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی کی ۲۷ رمئی ۱۹۴۷ء تا ۴ رجولائی ۱۹۴۸ء کی ۱۸ مختلف تحریرات و تقاریر پر مشتمل ہے۔

(۱) زمانہ جاہلیت میں اہلِ عرب کی خوبیاں اور اُن کا پس منظر

مکرم سید منیر الحصنی شامی صاحب نے مؤرخہ ۲۱ رمئی ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب کے مناقب کے موقع پر عربی زبان میں ایک تقریر کی۔ مگر وقت کی کمی کے باعث تقریر کے بعد حاضرین کو مذکورہ تقریر کے بارہ میں سوالات دریافت کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ چنانچہ دوتین روز بعد مؤرخہ ۲۶ رمئی کو بعد نماز مغرب دوبارہ مجلس منعقد ہوئی تو حضرت مصلح موعود نے حاضرین کو السید منیر الحصنی شامی صاحب سے ان کے لیکچر کے متعلق سوالات پوچھنے کا موقع عطا فرمایا جس پر کچھ احباب نے مکرم منیر الحصنی صاحب سے بعض سوالات دریافت کئے اور الحصنی صاحب نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

سوال و جواب کے اختتام پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ چونکہ بعض حاضرین عربی زبان سے ناواقف ہیں لہٰذا میں اس گفتگو کا اُردو میں مفہوم بیان کر دیتا ہوں۔ چنانچہ حضور نے سوال و جواب کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دراصل نہ سوال کرنے والے مقرر کی بات کو پوری طرح سمجھ سکے ہیں اور نہ ہی مقرر صاحب سوالات کو پوری طرح سمجھ سکا ہے۔ لہٰذا دونوں کو ہی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس کے بعد حضور نے اصل حقیقت حال پر روشنی ڈالی۔ نیز اگلے روز

دوبارہ مؤرخہ 27 مئی کو اِسی مضمون کو وضاحت فرمائی۔

حضور نے اپنے اس محاکمہ میں عربوں کی خصوصیات کا پس منظر بیان فرمایا نیز اسلام کے ظہور کے بعد ان میں پیدا ہونے والے اخلاقِ فاضلہ اور ان کی قومی خوبیوں میں پیدا ہونے والے نکھار کی وضاحت فرمائی۔

یہ مضمون ستمبر ۱۹۶۱ء کو روزنامہ الفضل ربوہ میں ۶ قسطوں میں شائع ہوا ہے۔ جسے اب پہلی دفعہ انوار العلوم کی اس جلد میں کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(۲) خوف اور امید کا درمیانی راستہ

۱۹۴۷ء میں جب ہندوستان کی آزادی و تقسیم کا معاملہ آخری مراحل میں داخل ہو رہا تھا تو اُس وقت مسلمانوں کے اندر حالات کی نزاکت کا جو احساس نظر آنا چاہیے تھا وہ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ اس صورت حال کے پیش نظر حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ ۲۹ رمئی ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں ایک لیکچر دیا۔ جس میں مسلمانوں کی اِس حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مومن خوف اور رجاء کے درمیان ہوتا ہے نہ تو اُس پر خوف ہی غالب آتا ہے اور نہ اُس پر امید غالب آتی ہے بلکہ یہ دونوں حالتیں اس کے اندر بیک وقت پائی جانی ضروری ہیں جہاں اس کے اندر خوف کا پایا جانا ضروری ہے وہاں اس کے اندر امید کا پایا جانا بھی ضروری ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ نہ تو وہ خوف کی حدود کو پار کر جائے اور نہ امید کی حدود سے تجاوز کر جائے اور یہی وہ اصل مقام ہے جو ایمان کی علامت ہے یا خوش بختی کی علامت ہے۔"

حضور کے اِس خطاب کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ خوف اور امید کا درمیانی راستہ اختیار کرنا چاہیے نیز کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے دونوں احکام تدبیر اور تقدیر پر عمل ضروری ہے۔ لہٰذا ان حالات میں کہ جہاں مسلمانوں کو کامیابی کی امید نظر آ رہی ہے وہاں خوف کا پہلو بھی پیش نظر رہنا

چاہیے اور آخری دم تک تدبیر کو عمل میں لانا چاہیے۔

حضور کا یہ خطاب پہلی بار مؤرخہ ۱۲؍ جون ۱۹۴۷ء کو روزنامہ الفضل قادیان میں شائع ہوا اور اب انوار العلوم کی جلد ھٰذا میں کتابی صورت میں شائع ہو رہا ہے۔

(۳) مصائب کے نیچے برکتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مؤرخہ ۳۰؍ مئی ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں یہ فرمودات ارشاد فرمائے جو مؤرخہ ۱۵؍ ستمبر ۱۹۶۱ء کو پہلی بار روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے۔

حضور کے ان فرمودات کا موضوع مولانا رومی کا یہ شعر تھا کہ:۔

ہر بَلاَ کیں قوم را حق دادہ اَست
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ اَست

یعنی خدا تعالیٰ کی ایک یہ بھی سنت ہے کہ جب کسی قوم پر کوئی بلا آتی ہے تو اس کے نیچے برکتوں کا ایک مخفی خزانہ ہوتا ہے۔ حضور نے اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''یعنی اس بلا کے آچکنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی برکات ظاہر ہوتی ہیں جو اس قوم کے لئے تقویت کا موجب ہوتی ہیں یہ ایک نہایت سچی بات ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب کبھی مومنوں کو مشکلات اور مصائب و آلام کا سامنا ہوتا ہے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسی باتیں ضرور ظاہر ہوتی ہیں جو ان کے ایمان میں ازدیاد کا موجب ہوتی ہیں اور صداقت اور شوکت کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر مصیبت اور مشکل جو آپ کو پہنچی اپنے بعد بے شمار معجزات چھوڑ کر گئی اور اس کے ذریعہ سے مومنوں کے ایمان تازہ ہوئے اور وہ قیامت تک کی نسلوں کے لئے برکت اور رحمت کا موجب ہوں گے۔''

حضور کا یہ روح پرور خطاب پہلی دفعہ اس جلد میں کتابی صورت میں شائع ہو رہا ہے۔

(۴) قومی ترقی کے دو اہم اصول

حضرت مصلح موعود نے یہ ارشادات مؤرخہ ۵، ۶ / جون ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں ارشاد فرمائے جو پہلی دفعہ اکتوبر ۱۹۶۱ء کے روزنامہ الفضل میں تین قسطوں میں شائع ہوئے۔ جن کو اب اِس جلد میں پہلی بار کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

حضور نے اپنے اِن فرمودات میں قومی ترقی کے درج ذیل دو اہم اصول بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ اپنے مقصد کی برتری اور کامیابی پر پورا یقین پیدا کرنا چاہیے۔ جب کوئی شخص اس یقین سے لبریز ہو جائے تو اس کے اندر کام کی غیر معمولی طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو کامیابی کی ضامن بن جاتی ہے۔

۲۔ قومی ترقی کے لئے دوسری ضروری چیز قوتِ ارادی ہے جو ایمان کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ مگر اس سلسلہ میں یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوتِ ارادی اور انسان کی قوتِ ارادی میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

(۵) سکھ قوم کے نام دردمندانہ اپیل

۱۹۴۷ء میں انگریزی تسلط سے ہندوستان کی آزادی نیز ہندوستان کی تقسیم کا اعلان کچھ ہی دنوں تک متوقع تھا مگر حتمی اعلان سے پیشتر ہی پنجاب کی تقسیم کے متعلق انگریزوں کے عزائم سامنے آ رہے تھے۔ چنانچہ ایسے حالات میں حضرت مصلح موعود نے سکھ قوم کے نام دردمندانہ اپیل کے نام سے یہ مضمون تحریر فرمایا جسے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کروا کر تقسیم کیا گیا۔ نیز افادۂ عام کے لئے یہ مضمون مؤرخہ ۱۹ / جون ۱۹۴۷ء کو روزنامہ الفضل قادیان میں بھی شائع کیا گیا۔

اس مضمون میں حضور نے سکھوں کو یہ باور کرانا چاہا کہ پنجاب میں ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے پنجاب کی تقسیم کی صورت میں سب سے زیادہ فائدہ

ہندوؤں کو حاصل ہوتا ہے اور سب سے زیادہ نقصان سکھوں کو ہوگا۔ لہٰذا سکھوں کو چاہیے کہ وہ ہندوستان کی بجائے پاکستان کے ساتھ الحاق کریں جس سے اُن کو سراسر فائدہ ہوگا جیسا کہ بعد کے حالات نے ثابت بھی کیا۔ حتّٰی کہ علیحدگی پسند تحریکات نے بھی جنم لیا۔

پس اگر سکھ اُس وقت حضرت مصلح موعود کا یہ مشورہ مان جاتے تو آج اُن کو الگ وطن بنانے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی اور پنجاب کی تقسیم سے سکھوں کو جو معاشی، معاشرتی اور ثقافتی لحاظ سے جو نقصان اُٹھانا پڑا اُس سے وہ محفوظ رہتے۔ مگر افسوس کہ سکھوں نے اس اپیل کو وقعت نہ دی۔

(۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام واقعات اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت پیش کرتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مؤرخہ ۱۷، ۲۵ اور ۲۹ / جون ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں قرآن کریم کی آیت اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کی روشنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے کئی ایمان افروز واقعات نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرمائے۔ جو افادۂ عام کے پیش نظر ماہ اگست و نومبر ۱۹۶۱ء میں روزنامہ الفضل ربوہ میں ۱۰ قسطوں میں شائع ہوئے تھے۔ جنہیں اب پہلی بار اِس جلد میں کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

ان لیکچرز کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائیدات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام انبیاء میں ارفع و اعلیٰ مقام، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام اہم واقعات، اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

۲۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہزاروں واقعات اور ہزاروں ایمان افروز نظاروں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نازک موقع پر ہر دکھ اور پریشانی کے وقت آپ کے ساتھ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا ثبوت دیا۔

۳۔ دل ہلا دینے والے مصائب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی سچائی کا زبردست ثبوت ہے۔

۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر نازک موقع پر اللہ تعالیٰ نے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا وعدہ اپنی پوری شان کے ساتھ پورا کیا۔

۵۔ اوائل میں ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جاںنثاروں کی ایک چھوٹی سی جماعت کا قائم ہو جانا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی سچائی کا زبردست ثبوت ہے۔

۶۔ ہر موقع اور ہر مرحلہ پر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی۔ جس سے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی صداقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔

(۷) الفضل کے اداریہ جات

حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ ۲ ؍ جون ۱۹۴۷ء تا ۲۳ ؍ مارچ ۱۹۴۸ء گاہ بگاہ روزنامہ الفضل قادیان ثُمَّ لاہور میں تقسیم ہندوستان سے دو ماہ پیشتر اور چند ماہ بعد بعض اہم معاملات و مسائل پر اداریے لکھے جن میں اُس وقت کے اہم مسائل اور ایشوز پر روشنی ڈالی۔ اس جلد میں ان تمام اداریوں کو یکجائی طور پر کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ان اداریوں کے عناوین حسب ذیل ہیں۔

۱۔ سیاستِ حاضرہ
۲۔ قومیں اخلاق سے بنتی ہیں
۳۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کا تبادلۂ آبادی
۴۔ پاکستان کی سیاستِ خارجہ

۵۔ جماعت احمدیہ کے امتحان کا وقت
۶۔ قادیان
۷۔ کچھ تو ہمارے پاس رہنے دو
۸۔ قادیان کی خونریز جنگ
۹۔ سیاستِ پاکستان
۱۰۔ پاکستان کا دفاع
۱۱۔ پاکستانی فوج اور فوجی مخزن
۱۲۔ کشمیر اور حیدر آباد
۱۳۔ کشمیر کی جنگ آزادی
۱۴۔ پاکستان کی اقتصادی حالت
۱۵۔ کشمیر
۱۶۔ کشمیر اور پاکستان
۱۷۔ سپریم کمانڈ کا خاتمہ
۱۸۔ مسٹر اٹیلی کا بیان
۱۹۔ صوبہ جاتی مسلم لیگ کے عہدہ داروں میں تبدیلی
۲۰۔ کانگرس ریزولیوشن
۲۱۔ تقسیم فلسطین کے متعلق روس اور یونائیٹڈ سٹیٹس کے اتحاد کا راز
۲۲۔ مسلم لیگ پنجاب کا نیا پروگرام
۲۳۔ کشمیر کے متعلق صلح کی کوشش
۲۴۔ پاکستان اور ہندوستان یونین صلح یا جنگ
۲۵۔ خطرہ کی سُرخ جھنڈی
۲۶۔ قادیان، ننکانہ اور کشمیر

(۸) پاکستان کا مستقبل

حضرت مصلح موعود نے پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے معاً بعد پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں ''پاکستان کا مستقبل'' کے موضوع پر بصیرت افروز لیکچرز دیئے۔ جن میں لاہور کے بڑے بڑے دانشور، سکالرز اور اہل علم حضرات شامل ہوئے۔ اور ان لیکچرز پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ پہلے پانچ لیکچرز مینارڈ ہال لاہور اور چھٹا لیکچر یونیورسٹی ہال لاہور میں ارشاد فرمایا۔

زیرنظر لیکچر مؤرخہ ۷؍دسمبر ۱۹۴۷ء کو مینارڈ ہال لاہور میں ارشاد فرمایا مگر وقت کی کمی کے باعث اس مضمون کے کئی حصے بیان کرنے سے رہ گئے تھے۔ لہٰذا حضرت مصلح موعود نے اپنی یادداشت پر اس مضمون کو افادۂ عام کے لئے روزنامہ الفضل لاہور میں شائع کروانے کی غرض سے تحریر فرمایا تھا جو مؤرخہ ۹؍دسمبر ۱۹۴۷ء کو روزنامہ الفضل لاہور میں شائع ہوا۔

حضور نے اپنے اس خطاب میں نباتی، زرعی، حیوانی اور معنوی دولت کے لحاظ سے پاکستان کو کیسے ترقی دی جاسکتی ہے، زرّیں تجاویز اور مشوروں سے نوازا۔

(۹) خدا کے فرشتے ہمیں قادیان لے کر دیں گے

حضرت مصلح موعود نے یہ مختصر خطاب جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء بمقام لاہور کے موقع پر مؤرخہ ۲۷؍دسمبر کو جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ قادیان سے باہر جماعت احمدیہ کا یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ لہٰذا جن حالات میں یہ جلسہ منعقد ہو رہا تھا ان میں جذبات کا بے قابو ہونا قدرتی امر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود کا یہ سارا خطاب قادیان سے محبت وعقیدت کے جذبات سے لبریز تھا اور بڑا ہی جذباتی اور رُلانے والا خطاب تھا۔ حضور نے اس خطاب میں قادیان کے واپس ملنے کی توقع ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

> ''ہمارا ایمان اور ہمارا یقین ہمیں بار بار کہتا ہے کہ قادیان ہمارا ہے وہ احمدیت کا مرکز ہے اور ہمیشہ احمدیت کا مرکز رہے گا۔ (انشاء اللہ) حکومت خواہ بڑی

ہو یا چھوٹی بلکہ حکومتوں کا کوئی مجموعہ بھی ہمیں مستقل طور پر قادیان سے محروم نہیں کر سکتا اگر زمین ہمیں قادیان لے کر نہ دے گی تو ہمارے خدا کے فرشتے آسمان سے اُتریں گے اور ہمیں قادیان لے کر دیں گے۔''

(۱۰) تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء (غیر مطبوعہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ بصیرت افروز خطاب مؤرخہ ۲۸ / دسمبر ۱۹۴۷ء کے جلسہ سالانہ منعقدہ لاہور میں ارشاد فرمایا۔ حضور کا یہ خطاب غیر مطبوعہ تھا جو اب پہلی دفعہ انوار العلوم کی اِس جلد میں شائع ہو رہا ہے۔ حضور نے اس خطاب میں درج ذیل متفرق امور پر روشنی ڈالی ہے۔

۱۔ تفسیر کبیر کی اشاعت میں تأخیر کی وجوہات

۲۔ قرآن کریم کے پہلے دس پاروں کا انگریزی ترجمہ مع تفسیری نوٹس و دیباچہ کی اشاعت کی نوید سناتے ہوئے اس انگریزی تفسیر القرآن کے دیباچہ جو حضور نے خود تحریر فرمایا تھا کے دوسری بعض زبانوں میں شائع کرنے کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔

۳۔ پارٹیشن کی وجہ سے احمدی طلباء و طالبات کا جو تعلیمی حرج ہوا اُس پر حضور نے تعلیم کی اہمیت وضرورت بیان فرمائی۔

۴۔ پارٹیشن کی وجہ سے پیدا ہونے والے فتنوں کے باعث جماعت کے چندے بہت متأثر ہوئے۔ لہٰذا حضور نے افرادِ جماعت کو اپنے چندے بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔

۵۔ تقسیمِ ہندوستان کی وجہ سے لاکھوں احمدی ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے ان کی آبادکاری کے متعلق ہدایات فرمائیں۔

۶۔ حضور نے اپنے اس خطاب میں بعض غیر طبعی اور غیر دینی سکیموں پر محاکمہ کرتے ہوئے آبادی کو بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور از روئے قرآن آبادی کی کثرت کو ہی قومی ترقی کا ذریعہ قرار دیا کیونکہ مستقبل آدمیوں سے ہی وابستہ ہوتا ہے۔

۷۔ حضور نے اپنے اس خطاب میں پاکستان بننے کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریوں پر بھی

تفصیل سے روشنی ڈالی۔

۸۔ بیرونی مشنوں کی مساعی اور حالات و واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے لندن مشن کی خدمات کا بالخصوص ذکر فرمایا نیز ایک نو احمدی انگریز مبلغ مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کا ذکرِ خیر بھی بیان فرمایا اِسی طرح جرمن مشن، ہالینڈ مشن، سوئٹزر لینڈ، امریکہ، شام، فلسطین اور انڈونیشیا کے مشنوں کی مساعی پر روشنی ڈالی۔

۹۔ حضور نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک نئے مرکز کی ضرورت پر زور دیا۔

۱۰۔ حضور نے افراد جماعت کو تجارت اور صنعت میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ایک تجارتی سکیم سے متعارف کروایا اور تجارت وصنعت میں افرادِ جماعت کو دلچسپی لینے کی ضرورت پر زور دیا۔

۱۱۔ آخر پر حضور نے اس سوال پر روشنی ڈالی کہ قادیان سے ہماری جماعت کو ہجرت کیوں کرنی پڑی؟ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ تذکرہ میں بعض الہامات اور پیشگوئیوں کی روشنی میں مفصّل طور پر وضاحت فرمائی کہ ہماری یہ ہجرت اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے۔

(۱۱) دستورِ اسلامی یا اسلامی آئین اساسی

حضرت مصلح موعود نے قادیان سے لاہور ہجرت کے بعد پاکستان کے مستقبل کے موضوع پر جو چھ لیکچر دیئے۔ زیرِنظر لیکچر ان میں سے آخری لیکچر تھا جو حضور نے یونیورسٹی ہال لاہور میں دستورِ اسلامی یا اسلامی آئین اساسی کے موضوع پر دیا۔ یہ لیکچر افادۂ عام کیلئے وکالت دیوان تحریک جدید نے مؤرخہ ۱۸؍فروری ۱۹۴۸ء کو ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا تھا اور اب دوسری مرتبہ انوار العلوم کی اِس جلد میں شائع کیا جا رہا ہے۔

اس خطاب میں حضور نے دستورِ اسلامی کی وضاحت کرتے ہوئے اس پہلو پر روشنی ڈالی کہ پاکستان میں کس قسم کا آئین یا دستور نافذ ہونا چاہئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''پس اگر پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن میں مسلمان جن کی بھاری اکثریت ہوگی

یہ قانون پاس کر دیں کہ پاکستان کے علاقے میں مسلمانوں کیلئے قرآن اور سنت کے مطابق قانون بنائے جائیں گے ان کے خلاف قانون بنانا جائز نہیں ہوگا تو گو اساسِ حکومت کُلّی طور پر اسلامی نہیں ہوگا کیونکہ وہ ہو نہیں سکتا مگر حکومت کا طریق عمل اسلامی ہو جائے گا اور مسلمانوں کے متعلق اس کا قانون بھی اسلامی ہو جائے گا اور اسی کا تقاضا اسلام کرتا ہے۔ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ ہندو اور عیسائی اور یہودی سے بھی اسلام پر عمل کروایا جائے بلکہ وہ بالکل اس کے خلاف کہتا ہے۔''

(۱۲) قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں

قیام پاکستان کے بعد حضرت مصلح موعود نے لاہور، کراچی، سیالکوٹ، جہلم، نوشہرہ، مردان اور پشاور میں استحکامِ پاکستان کے موضوع پر متعدد لیکچر ارشاد فرمائے جن میں مسلمانوں کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔

چنانچہ زیر نظر لیکچر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ حضور نے مؤرخہ ۱۸؍ مارچ ۱۹۴۸ء کو تھیوسافیکل ہال کراچی میں لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر انتظام یہ لیکچر ارشاد فرمایا تھا۔ جس میں چھ صد سے زائد احمدی و غیر احمدی خواتین نے شمولیت کی۔ لیکچر کا بنیادی نقطہ خواتین کو ان کے فرائض کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرنا اور انہیں قربانی اور ایثار کے لئے سرگرمِ عمل کرنا تھا کیونکہ کوئی قوم عورتوں کے تعاون کے بغیر ترقی نہیں کرسکتی۔

اس تقریر میں حضور نے درج ذیل دیگر مضامین پر روشنی ڈالتے ہوئے خواتین کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۱۔ یقین کامل کامیابی کا ذریعہ بنتا ہے۔

۲۔ دنیاوی امور دین کے تابع ہونے چاہئیں۔ اصل زندگی وہی ہے جو شریعت کے قوانین کے تابع گزاری جائے۔

۳۔ اُخروی زندگی برحق ہے اور اصل زندگی اُخروی ہی ہے۔

۴۔ سورۃ الکوثر کی تفسیر کرتے ہوئے عورتوں کو عبادت کرنے اور خدا کی راہ میں قربانیاں

دینے کی تحریک فرمائی۔سورۃ کوثر کی آیت فَصَلِّ لِرَبِّکَ کی تفسیر کرتے ہوئے سورۃ الفلق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سورۃ میں حاسدوں کے حسد سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے اور سورۃ فلق میں وہ دعا بھی سکھا دی ہے جو ان کے حسد سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔

۵۔ حضور نے اس تقریر میں عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اسلام پر اس وقت جو نازک دَور آیا ہوا ہے وہ ایسا نہیں کہ مرد اور عورت کی قربانی کے بغیر اس میں سے گزرا جا سکے۔اب وقت آ گیا ہے کہ ہر مرد اور عورت یہ سمجھ لے کہ اب اس کی زندگی اپنی نہیں بلکہ اس کی زندگی کی ایک ایک گھڑی اسلام کے لئے وقف ہے اور اسے سمجھ لینا چاہئے کہ زندہ رہ کر اگر ذلّت کی زندگی بسر کرنی پڑے تو اس سے ہزار درجہ بہتر یہ ہے کہ وہ اسلام کی خاطر لڑتا ہوا مارا جائے۔''

حضور کا یہ معرکۃ الآراء لیکچر شعبہ نشر و اشاعت لاہور کے زیر انتظام کتابی صورت میں شائع کروایا گیا تھا جسے اب دوبارہ انوار العلوم کی اس جلد میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(۱۳) آسمانی تقدیر کے ظہور کیلئے زمینی جدوجہد بھی ضروری ہے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء تقسیمِ ہندوستان کی وجہ سے پیدا ہونے والے حالات کی وجہ سے دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑا تھا۔حالات کی خرابی، مہاجرین کی آبادکاری اور سواریوں کی عدمِ دستیابی جیسے مسائل کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ جلسہ سالانہ منعقدہ ماہ دسمبر ۱۹۴۷ء میں خواتین شامل نہ ہوں بلکہ مارچ ۱۹۴۸ء میں منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ کے ساتھ ایک دن کا اضافہ کر کے جلسہ سالانہ کے دوسرے حصہ کا انعقاد کر کے مستورات کو شامل ہونے کی اجازت دے دی جائے۔ چنانچہ اس پروگرام کے مطابق مؤرخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۴۸ء کو جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا جس میں مستورات بھی شامل ہوئیں۔اس جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے حضور نے یہ لیکچر

ارشاد فرمایا تھا جسے روزنامہ الفضل لاہور نے مؤرخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۴۸ء کو افادۂ عام کے لئے شائع کیا تھا۔

اس خطاب میں حضور نے سب سے پہلے تو اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اجتماع صرف وہی بابرکت ہوتے ہیں جو نیک مقاصد اور نیک ارادوں کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے اپنی دو مبشر رؤیا سنائیں جن کی تعبیر میں احمدیت کا مستقبل انتہائی روشن دکھائی دے رہا ہے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

(۱۴) تقریر جلسہ سالانہ ۲۸؍مارچ ۱۹۴۸ء

حضور نے یہ خطاب جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۷ء کے تتمہ کے طور پر منعقد ہونے والے جلسہ مؤرخہ ۱۸؍مارچ ۱۹۴۸ء کو لاہور کے دوسرے سیشن میں ارشاد فرمایا تھا۔

اس خطاب میں حضور نے بیرونی جماعتوں بِالخصوص امریکہ، ہالینڈ اور جرمنی میں جماعتی ترقی اور مساعی کا مختصراً تذکرہ فرمانے کے بعد ''سیر روحانی'' کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ:۔

> ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ایک عظیم الشان مینار ہے جو قیامت تک روشنی دیتا چلا جائے گا۔ قادیان کا مینار دراصل تصویری زبان میں ہمارا یہ اقرار ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج سے ہمارے مہمان ہیں اور آپ کے لئے ہم ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔''

(۱۵) آخر ہم کیا چاہتے ہیں

حضرت مصلح موعود نے یہ بصیرت افروز مقالہ پارٹیشن کے بعد تحریر فرمایا جو مؤرخہ ۱۵؍مئی ۱۹۴۸ء کو روزنامہ الفضل لاہور میں شائع ہوا اور بعد ازاں مہتمم نشر و اشاعت لاہور کے زیر اہتمام پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا گیا۔

اس مقالہ میں حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی کہ

عَلَی الْاِنْسَانِ اَنْ یُّحِبَّ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ یعنی انسان کو چاہیے کہ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ ہمارے تمام مسائل کا حل اِسی اصول میں پنہاں ہے۔ اگر ہم اپنے اندر یہ روح پیدا کرلیں تو ہمارے تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(۱۶) اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ

۱۶رمئی ۱۹۴۸ء کو جب استعماری طاقتوں نے اپنی سیاسی مصالح کی تکمیل کے لئے فلسطین کو ناجائز طور پر تقسیم کرا کے اسرائیلی حکومت کی بنیاد رکھوائی تو اُس وقت حضرت مصلح موعود نے اپنی دوربین نگاہ سے مستقبل میں پیش آمدہ حالات وواقعات اوران کے نتائج کو بھانپ لیا تھا چنانچہ آپ نے اُس وقت اس عنوان کے تحت ایک فکرانگیز اور بصیرت افروز مضمون رقم فرمایا جو ۳۱رمئی ۱۹۴۸ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوا۔ اِس مضمون میں آپ نے انتہائی دردمندانہ رنگ میں عالَمِ اسلام کو توجہ دلائی تھی کہ وہ عرب کے عین قلب میں ایک یہودی حکومت کے قیام کے نقصانات کو محسوس کریں اور آپس کے اختلافات کو دور کر کے متحد ہو جائیں اور صیہونیت کے خطرناک عزائم کا مقابلہ کرنے کے لئے مال اور جان کی ہر ممکن قربانی پیش کریں۔ اس مضمون کا عربی ترجمہ کر کے وسیع پیمانہ پر شائع کیا گیا اور عرب پریس نے اس مضمون کو بہت اہمیت دی اور مصنف کا شکریہ ادا کیا اور اس کے مندرجات پر تعریفی تبصرے لکھے۔ چنانچہ دمشق سے شائع ہونے والے شام کے مشہور اخبار ''النھضۃ'' نے اپنی ۱۶رجولائی ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں اس مضمون کا خلاصہ درج کرنے کے بعد لکھا کہ:۔

> ''یہ لیکچر بہت عمدہ ہے اور مسلمانوں اور فلسطین کے حق میں بہت اچھی آواز ہے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دین متین کے بارے میں ہماری تمناؤں اور مصنف کی نیک آرزوؤں کو پورا کرے اور اللہ اِس بلند مقاصد میں ہماری پشت پناہی فرمائے''۔

اس کے علاوہ عالَمِ اسلام کے متعدد اخبارات نے بھی اس مضمون پر بہت زوردار ریویو

لکھے اور عالَمِ اسلام کو بروقت انتباہ کرنے پر حضور کا شکریہ ادا کیا۔

(۱۷) مسلمانانِ بلوچستان سے ایک اہم خطاب

حضرت مصلح موعود ۱۴؍جون ۱۹۴۸ء کو دورہ پر کوئٹہ تشریف لے گئے۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ نے حضور کے اِس دورہ کو غنیمت جانتے ہوئے ہر ممکن استفادہ کی کوشش کی۔ چنانچہ جماعت کوئٹہ نے حضور کے اعزاز میں ایک دعوتِ عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں حضور نے یہ خطاب فرمایا۔ یہ خطاب پہلی دفعہ مؤرخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۶۲ء کو روزنامہ الفضل ربوہ نے شائع کیا۔ حضور نے اس عظیم الشان تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ ملک میں اسلامی آئین نافذ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان پہلے اپنے نفس پر اسلامی احکام جاری کرنے کی کوشش کرے اپنے آپ کو سچا اور حقیقی مسلمان بنائے بغیر کبھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل نہیں سکتی۔

(۱۸) پاکستان ایک اینٹ ہے
اُس اسلامی عمارت کی جسے ہم نے دنیا میں قائم کرنا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود نے پاکستان بننے کے معاً بعد ''پاکستان کا مستقبل'' کے موضوع پر لاہور میں چھ لیکچر ارشاد فرمائے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضور مغربی پاکستان کے دوسرے متعدد مرکزی شہروں میں تشریف لے گئے اور پاکستان کے ہزاروں باشندوں کو استحکامِ پاکستان کے موضوع پر اپنے بصیرت افروز خیالات اور تعمیری افکار سے روشناس کرایا۔

جون ۱۹۴۸ء میں حضور کوئٹہ تشریف لے گئے اور کوئٹہ میں نہایت معلومات افزاء اور روح پرور پبلک لیکچر فرمائے۔ جن میں پاکستان کو پیش آمدہ اہم ملکی مسائل میں اہل پاکستان کی راہنمائی کرتے ہوئے نہایت شرح وبسط سے انہیں اپنی قولی وملی ذمہ داریوں کی بجا آوری کی طرف توجہ دلائی اور اپنے پُر جوش اور محبت بھرے الفاظ میں بے پناہ قوتِ ایمانی اور ناقابلِ تسخیر عزم و ولولہ سے لاکھوں پژمُردہ اور غمزدہ دلوں میں زندگی اور بشارت کی ایک زبردست روح

پھونک دی۔

زیرنظر خطاب حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ ۴ جولائی ۱۹۴۸ء کو ٹاؤن ہال کوئٹہ میں پاکستان اور اس کے مستقبل کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ جسے پہلی دفعہ افادۂ عام کیلئے مؤرخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۲ء کو روزنامہ الفضل لاہور میں شائع کیا گیا اور اب جلد ھذا میں شائع ہو رہا ہے۔

انڈیکس

مرتبہ: مکرم فضل احمد شاہد صاحب

مضامین

آ

آئین

آبادی

آریہ

آزادی

آڑھت

اجتماع

احساسات

احمدی

اخبارات

اختلاف

اخلاق

اخلاقِ فاضلہ

ارتقاء

استعارات

اسلام

آیات قرآنیہ

حدیث بالمعنیٰ

(ترتیب بلحاظ صفحات)

احادیث

حدیث بالمعنیٰ

(ترتیب بلحاظ صفحات)

اسماء

ن

مقامات

د

ڈ

ر

ز

س

ش

ط

ع

ف

کتابیات